تہذیب تے پروٹسٹنٹ ریفارمیشن

تہذیب جیویں کہ اسی جاندے آں کہ ایہہ دوپہرتوں چند منٹ پہلاں شروع ہوئی، 31 اکتوبر 1517۔

واٹن برگ دے چھوٹے جے ایسٹ جرمن قصبے وچ، اک 34 سالہ آگسٹنین کاہن کیسل چرچ دے ول چلیا تے دروازے تے مباحثے لئی 95 الہیاتی اقوال نوں کیلاں نال لٹکایا ہویا سی۔ ایہہ مباحثہ جہنوں مارٹن لوتھر نے تقریباً 500 سال پہلاں شروع کیتا او ہنے دُنیا نوں ہلا کے رکھ دتا۔ جمہوریت، شہری حقوق اتے آزادیاں، قانوناں حکومت، مذہبی آزادی، تے فری مارکیٹ ایہناں ساریاں نے اپنیاں جڑاں نوں ریفارمیشن وچ پایا۔

مباحثے لئی موقع جرمنی وچ پوپ دے نمائنداں دے فنڈ اکھٹے کرن لئی عمل دے ویلے سی۔ کیتھولک کاہن ہون دے ناطے، لوتھر ایہدے بارے متاسف سی کہ پوپ دا نمائندہ اپنے پیرش والیاں نوں آکھدا سی کہ اوہ اپنے گناہاں دی معافی نوں خرید سکدے نیں۔ لوتھر جاندا سی کہ صرف خدا ای پاپاں دی معافی دے سکدا اسی، اتے ایہدی نجات نوں پیسیاں نال نئیں خریدیا ئیں جاسکدا ای۔ ایہہ خدا دے ولوں مفت تحفہ سی۔

پوپ لیو ایکس، روم وچ اک مہنگے کیتھڈرل تعمیراتی پروگرام وچ مصروف سی، جہنوں جرمنی وچ ڈومنیکن زاہد تے چرچ دا اختیار دِتا سی جیداں ناں جوہن ٹیٹزل سی کہ اوہ نفس پروری نوں فروخت کرے۔ نفس پروری ذاتی سرٹیفکیٹ سی جہناں نے پاپاں دی معافی تے نجات دی ضمانت دین دا وعدہ کیتا سی۔ ٹیٹزل نے خلافِ فطرت دعویاں نوں ودھا چڑھا کے پیش کیتا جیدے لئی پوپ نے اوہنوں اختیار دِتا سی۔ او ہنے منادی کیتی جہنے وی اوہنوں سُنیا سی: ''نفس پروری بہت بیش قیمت ہیں اور خدا کے بہت اچھے تحفے ہیں۔۔۔ آئیں اور میں آپ کو خط دونگا، جو بخوبی سربمہر ہونگے، جس نے یہاں تک کہ وہ گناہ جن کو سرزد کرنے کا آپ نے ارادہ کیا وہ بھی معاف ہونگے۔۔۔ لیکن اس سے بڑھ کر، نفس پروری کو محض مردوں کے لیے زندہ ہونے کے لیے کام میں نہیں لایا جائے گا۔۔۔ کاہن! نیک! تاجر! بیوی، جوان، کنواری! کیا آپ والدین اور دوسرے دوستوں کو نہیں سُنتے جو مر گئے ہیں، اور جو گہری کھائی سے چلاتے ہیں: 'ہم خطرناک اذیت کو برداشت کر رہے ہیں! تھوڑی سی خیرات ہمیں بچا لے گی، تُم اسے دو، اور آپ کیساتھ ایسا نہیں ہوگا!'' کون ٹیٹزل کی خوش سلیقہ فریادنوں دوناں خودغرضی تے ماں باپ دی محبت دی مزاحمت کر سکے گا؟

ٹیٹزل پاپاں دی معافی لئی مفت شیڈول رکھدا اسی۔

جادوٹونا، 2 طلائی سکے

کثرتِ ازدواج، 6 طلائی سکے۔

قتل، 8 طلائی سکے۔

متبرک شے دی بے حُرمتی، 9 طلائی سکے۔

جھوٹی قسم کھانا، 9 طلائی سکے۔

دوجے علاقیاں وچ نفس پروری نوں ویچن والے فرق فرق اُجرت وصول کردے نیں، ایہدا انحصار لوکاں دی سادہ لوحی تے ہونداا ے۔ سونے تے اور چاندی کو روم میں پوپ کے خزانے میں بھر دیا جاتا تھا۔

جب لوتھر نے نفس پروری کی بیچنے پر اعتراض کیا، اُس نے قیاس کیا کہ اُس کے ساتھ پوپ کی حمایت ہوگی: اُس نے خود کو متبرک قوت کی بدسلوکی پر حملہ کرنے کے طور پر دیکھا، نہ کہ چرچ کو۔ اُس نے خط لکھا کہ وہ ایک زاہد تھا اور ایک بہت سرگرم پاپائی سفیر جب میں نے اس مقصد کو شروع کیا۔۔۔ میں نے یقیناً یہ سوچا کہ اس معاملے میں مجھے پوپ کی حفاظت کرنے والا ہونا چاہیے، جس کے لیے بھروسے کو میں مضبوط طور پر سیکھا۔۔۔'' لیکن جلد ہی اُس نے

فرق طرح سیکھا، جیسے کہ پوپ لیو ایکس نے اپنے فنڈ اکٹھا کرنے والوں کی حمایت کی اور اس برادری سے باہر لوتھر کو اپنے خاموش رہنے کے انکار کے لیے۔ جس کے لیے فنڈ اکٹھا کرنے کے طور پر بحث ہوئی وہ جلدی سے مزید ابتدائی اور سنجیدہ معاملے کی طرف مڑ گیا: کہ نجات کو کیسے حاصل کیا جاتا ہے؟ لوتھر کا جواب کہ صرف مسیح کی راستبازی سے انسان نجات یافتہ بنتے ہیں اُسے اُن کے ساتھ مسیح پر ایمان کے وسیلہ منسوب کیا جاتا ہے جس نے متبرک اور سیاسی اختیار کے سارے قرونِ وسطیٰ کی ساخت کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے رکھ دیا۔ لوتھر کی فریاد "کلام اور واضح سبب" کے لیے تھی، یہ چرچ کونسل کے بیانات نہیں تھے، نا ہی پوپس کے فرمانوں کے لیے تھے، اور نا ہی چرچ کی پیشوائی کے لیے تھے۔ جب تک کہ خیال یا مداوت کو کلام کے وسیلہ سکھایا نہ گیا ہو، لوتھر نے دلیل پیش کی، اِس کے پاس کوئی اختیار نہیں اور یہ مخالفِ مسیحیت ہے۔

قدیم دُنیا، قرونِ وسطیٰ کی دُنیا، ایسی دُنیا تھی جسے زور آور شخصی کلیسیا اور ریاست کے درمیان رشتہ قائم کرنے کے ساتھ کنٹرول کیا گیا تھا۔ یہ سراسر بگڑا ہوا انظام تھا، سرتا پا خراب تھا۔ 1510 میں لوتھر نے قدیم دُنیا کے مرکز کی طرف سفر کیا، روم کے شہر کی جانب، جہاں اُس نے اخلاقی پاپائی دولتمندی اور فراوانی کی گواہی دی۔ کلیسیا کے زوال کے باوجود، لوتھر کی مرکزی فکر نتو مادہ پرستی تھی نا ہی بدفعلی تھی، بلکہ نجات پر ہونے والی کلیسیائی تعلیم تھی۔ یہ وہ تعلیم تھی جو نا صرف پاپائی خزانے کو بھر رہی تھی، بلکہ روحوں کو جہنم بھیج رہی تھی۔ مرکزی انسانی سوال یہ ہے کہ: کیسے گناہگار لوگ پاک اور زندہ خدا کے سامنے کھڑے ہو سکتے ہیں؟ یہ سوال لوتھر کے لیے قیاس کیا جانا والا ذاتی معاملہ بن گیا: کیسے میں، مارٹن لوتھر، ایک گناہگار اور بدبخت انسان خدا کے ساتھ کھڑا ہو سکتا اور زندہ رہ سکتا ہوں؟ رومن کیتھولک کلیسیا نے اِس کا قانونی جواب دیا کہ خدا ناگزیر راستبازیہ کو ایماندار کے دلوں میں انڈیلتا ہے جس نے لوتھر کو تکلیف پہنچائی۔ نظریہ (تھیوری) میں، کلیسیائی جواب کا مطلب ذاتی راستبازی ہے۔ عملی طور پر اِس کا مطلب اعمال ہیں۔ ساری مسیحیت میں کوئی بھی زاہد لوتھر کی نسبت نجات کی تلاش کرنے میں اتنا جوشیلا نہیں تھا، اب وہ اپنے اندر تقاضا کردہ راستبازی کو نہیں پا سکتا تھا۔ اُس کی تمام دعائیں، پاک ماسیں، توبہ، روزہ اور نیک اعمال خدا کی حمایت کے لیے کوئی خوبی نہ تھے۔ لوتھر ایک کھوئی ہوئی روح تھا، اور وہ یہ جانتا تھا۔

پھر، بائبل کا مطالعہ کرتے ہوئے، لوتھر نے ایک خیال کو دریافت کیا لوگ ساکرامنٹس اور نیک اعمال کے وسیلہ نجات یافتہ نہیں بنتے ہیں، بلکہ محض ایمان کے وسیلہ: "راستباز ایمان کے وسیلہ زندہ رہیں گے۔" اُس نے پولس رسول کے خطوط پڑھے جو اُس نے رومیوں اور گلتیوں کی کلیسیاؤں کے نام لکھے تھے، جہاں پولس نے سکھایا کہ انسان شریعت کے اعمال کے بغیر ایمان سے راستباز بنتا ہے۔" اب لوتھر سمجھ گیا تھا کہ خدا نے کیسے اپنے لوگوں کے لیے نجات مہیا کیا، اور اُس کی اِس سمجھ نے دُنیا کو ہمیشہ کے لیے تبدیل کر کے رکھ دیا۔

مذہبی داخلیت تے جماؤ۔

ہزاروں وریاں لئی، اندرونی فضل دے طور تے جیہڑا خدا دے وسیلہ پا پیاں لئی بے گناہ ہون دی موضوعی، خارجی، قانونی بیان دے طور تے چرچ دی راستبازی دی تعلیم اے، لوکاں نوں فضل لئی اپنے اندر جھانکنا سی جیداں معیار نجات سی۔

بوہت دیندارنوں خانقاہوں تے کانونٹس وچ اپنی اندرونی زندگیاں وچ اپنی نجات نوں لبھدن لئی غور و خوص کرنا سی۔ کجھ ستوناں تے بیٹھ گئے، کجھ نے اپنے بدن کو مار کر خون آلودہ کر لیا، اور کچھ نے اپنے آپ کو "مقدس" مقامات کی زیارت کرنے والے بنالیا۔ چرچ انجیل کے پیغام کو کھو چکا تھا، کہ لوگ راستبازی، مسیح کی راستبازی کے وسیلہ نجات یافتہ بنتے ہیں یہ مکمل طور پر اُن سے باہر تھا۔ اُس ک کامل زندگی، بے گناہ اور قائم مقام موت، اور بہادری سے جی اُٹھنے سے، مسیح نے اُن سب کی خاطر جو اُس پر ایمان رکھتے تھے خدا کے قانون کے تقاضے کو پورا کیا۔ یہ مسیح کے لیے کہ کوئی ایک نجات کی تلاش کرے، لوتھر نے کہا، اور یہ کسی کے اندر نہیں ہے۔ قرونِ وسطیٰ کی کلیسیا کی مذہبی داخلیت اعتراض کرنے والے ممالک سے خارج کر دی گئی، وہ طاقت جسے شدید طور پر نجات کی تلاش کرنے اور حاصل کرنے کے لیے استعمال کیا گیا تھا بیرونی ہونے میں تبدیل ہو گئی، اور ناقل، سیاسی، سماجی، اقتصادی اور مذہبی جماؤ ختم ہو گیا۔

سارے ایمانداراں تے جمہوریت لئی کہانت

لوتھر نے یہ بھی محسوس کیا کہ چرچ کا ساکرامنٹ کا نظام جس کے وسیلہ چرچ کچھ لوگوں کو بچانے کا دعویٰ کرتا ہے اور دوسروں کو جہنم واصل کرتا ہے یہ کلام کے اُلٹ ہے۔ ہر ایماندار ایک کاہن ہے، اور اُسے مسیح یسوع سے بڑھ کر کسی کی ضرورت نہیں جو اُس کے اور خدا کے درمیان کھڑا ہے۔ پوپ، بشپس اور کاہنوں نے روحوں کی آسمان کی طرف راہنمائی کرنے کی بجائے اُن کے رستے کو روکا۔

مسیح کی موت اور جی اُٹھنا تمام ایمانداروں کے لیے خدا تک مفت رسائی کی ضمانت ہے۔ واجبیت محض صرف اعتقاد کے وسیلہ آتی ہے، بپتسمہ کے وسیلہ نہیں، نا ہی پاک ماس سے، نہ ہی کسی دوسرے ساکرامنٹ سے، اور یقیناً نہ ہی نیک اعمال سے۔ لوتھر نے تمام ایمانداروں کے لیے کہانت کے نظریہ کو جوڑا، اور یہ جدید سیاسی جمہوریت کی بنیاد دینا، جس سے خدا اور قانون کے سامنے تمام انسان کے لیے مساوات شامل ہے۔ متبرک شاہی کہانت اور خاص حکومت تمام ایمانداروں کی کہانی کی تعلیم کے ساتھ تباہ ہو گئی، اور اُن کے ساتھ سول شاہی پن اور خاص حکومت کے لیے الٰہیات میں سے گزارا۔

کُلی بائبل تے قانون

لوتھر کی سچائی کے لیے محبت نے اُس کو کھینچ لیا۔ پوپ نے نفس پروری کے بارے اُس کی تعلیم کو غلطی والا ٹھہریا اور اسی لیے پوپ بے خطا نہیں تھا۔ درحقیقت، پوپ اور کلیسیائی کونسلز نے صدیوں سے بہت سی غلطیاں کی تھیں، اُن پر بھروسہ نہیں کیا جاتا تھا، خاص کر کسی ایسی چیز کے لیے، جو کہ بہت اہم ہے جیسے کسی روح کی نجات کے طور پر۔ لوتھر نے لکھا: ''میں پوپ اور کونسلز پر بھروسہ نہیں رکھتا، اگرچہ ان کی جان پہچان اچھی ہے اور اُنہوں نے اکثر اپنی تردید کی اور غلطیاں کیں۔'' صرف ایک ہی قابلِ بھروسہ چیز خدا کا کلام، بائبل تھی۔

متبرک اختیار کی ساخت سولہ سکرپچر، اکیلی بائبل کے پروٹسٹنٹ نظریے کا سامنا نہیں کر سکتا تھا۔ ایک مسیحی شخص بائبل کے ساتھ کسی بھی پوپ یا کونسل یا روایت کے بغیر فضیلت رکھتا تھا۔ لوتھر نے بائبل کا ترجمہ یونانی اور عبرانی سے جرمن میں کیا تا کہ لوگ اسے اپنی زبان میں رکھ سکیں اور کسی متبرک حکمران کلاس کے ماتحت نہ ہوں۔ بائبل کا عام زبان میں ترجمہ کرتے ہوئے، لوتھر نے جرمن کے لوگوں کو متبرک ٹوٹلٹیرین ازم سے آزاد کرایا۔ بائبل چرچ کا لکھا ہوا قانون تھا، جسے اب لوگ اپنے لیے پڑھ سکتے تھے۔ مغربی سیاسی خیال کے لیے اُس کا دوسرا بڑا حصہ لکھا ہوا قانون، بائبل، اور حد بندی کی ہوئی طاقت اور چرچ کے راہنماؤں (اور بعد ازاں سیاسی راہنماؤں) کا اختیار تھا۔ یہاں سولہ سکرپچر اور قانون کے امریکی خیال کے درمیان براہِ راست تعلق ہے، یہ کسی شخص یا لوگوں کے کسی گروہ کے ساتھ نہیں ہے، جیسا کہ ملک کا کوئی بڑا قانون ہوتا ہے۔

مسیحی ایمان تے مذہبی آزادی

لوتھر نے دلیل پیش کی کہ مسیحی من مانی کرنے والے کنٹرول سے آزاد تھے خواہ یہ چرچ کا ہو یا کسی ریاست کا۔ خدا اکیلا ہی ضمیر (ایمان) کا مالک ہے۔ اُس نے لکھا، ''یہ خدا کے کلام کے ساتھ ہے کہ ہمیں لڑائی کرنی ہے، کلام کے ساتھ ہمیں اُسے زیر و زبر کرنا اور تباہ کرنا جسے تشدد کے ساتھ ترتیب دیا گیا ہو۔ میں توہمات اور غیر یقین ہونے کے خلاف زبردستی کا استعمال نہیں کرونگا۔۔۔ کوئی بھی مجبور نہ ہوگا۔ آزادی ایمان کا جوہر ہے۔۔۔ میں منادی کرونگا، بات چیت کرونگا اور لکھوں گا، لیکن میں کسی کو مجبور نہیں کرونگا، کیونکہ ایمان ایک خوشی سے کیا جانے والا عمل ہے۔۔۔ میں پوپ، نفس پروری اور پاپائی کاموں کے خلاف اُٹھ کھڑا ہوا، لیکن تشدد اور ہنگامہ آرائی کے بغیر۔ میں نے خدا کے کلام کو آگے رکھا، میں نے منادی کی اور لکھا، یہی سب کچھ تھا جو میں نے کیا۔ صرف کلام نے یہ سب کچھ کیا۔ اگر میں زبردستی کرنے کی خواہش کرتا، پھر سارے جرمنی کو شاید خون کے طوفان کے ساتھ آلودہ ہونا تھا۔''

مذہبی آزادی، ضمیر کی آزادی، ایسا خیال ہے جسے لوتھر نے ایمان کے بارے بائبل کی تعلیم سے اخذ کیا: ایمان رکھنا خدا کی بخشش ہے، یہ انسان کی آزاد مرضی کا کام نہیں ہے۔ لوگ اُس وقت تک انجیل پر اعتقاد نہیں رکھ سکتے جب تک کہ خدا اُنہیں ایسا کرنے کا سبب پیدا نہ کرے۔ لوتھر نے لکھا: ''خدا کے کلام کو اکیلے

کام کے لیے اجازت دینی چاہیے، ہمارے کام اور مداخلت کے بغیر۔ کیوں؟ کیونکہ یہ میرے اختیار میں نہیں کہ میں لوگوں کے دلوں کے اسلوب بیان کو شکل دوں جیسے ایک کمہار مٹی کو موڑتا ہے۔۔۔ میں اُن کے کانوں، اُن کے دلوں سے بڑھ کر کچھ حاصل نہیں کر سکتا جن تک میں پہنچ نہیں سکتا۔ اور جبکہ میں اُن کے دلوں میں ایمان کو انڈیل نہیں سکتا، میں ایسا نہیں کر سکتا، نہ ہی مجھے یہ زبردستی کرنا چاہیے، کہ وہ ایمان رکھے۔ یہ اکیلے خدا کا کام ہے، جو دل میں ایمان کو رکھنے کا سبب بنتا ہے۔۔۔ ہمیں کلام کی منادی کرنی چاہیے، لیکن نتائج کو خدا کے نیک ارادہ پر چھوڑ دینا چاہیے۔" ایمان کی بائبلی تعلیم کو خدا کے کامل تحفے کے طور پر جوڑتے ہوئے، لوتھر مذہبی آزادی کے لیے کیتھولک تحقیقات اور تجویز کردہ الہیاتی حاقل کی جڑوں کو کاٹتا ہے۔

قانون تے اقتصادیات وچ ریفارمیشن (درتی)

جمہوریت، قانون (ذاتیت) اور مذہبی آزادی ریفارمیشن کے محض سماجی نتائج نہیں ہیں۔ یہ ارتقاء کا آغاز تھے جس میں تقریباً پانچ صدیاں گذر جانے کے بعد زندگی کے تمام پہلوؤں کے لیے الجھاو تھے۔

ہیرلڈ برمان آف اموری یونیورسٹی نے نشاندہی کی کہ "سولہویں صدی سے مغرب میں قانون کی تجدید کی کنجی کسی انفرادی قوت کے پروٹسٹنٹ تصور پر تھی ،خدا کے فضل کے وسیلہ ،فطرت کو تبدیل کرنے اور اور اُس کی مرضی کی مشق کے وسیلہ نئے سماجی تعلق کو پیدا کرنے کے لیے تھا۔ کسی انفرادی شخص کا پروٹسٹنٹ تصور جائیداد اور عہدو پیماں کے جدید قانون کی ترقی کا مرکز بنا۔۔۔" یہ لوتھر کے نظریہ کے ساتھ کہ سارا بُلاوہ، ساری مزدوری، نا صرف زاہدوں اور گوشہ نشین عورتوں کے لیے، جسے خدا کے جلال کے لیے کیا جا سکتا تھا، اِس نے فری مارکیٹ کی معیشت کی ترقی کی طرف راہنمائی کی۔ آزاد معاشرہ اور فری مارکیٹ ریفارمیشن کے مذہبی نظریات کا سیاسی اور معاشی اسلوب بیان تھا۔ سرمایہ کاری ایک اقتصادی مشق تھی جس کی تھیوری مسیحیت تھی۔

لوتھر کے بہت ہی ذہین پیروکاروں میں سے ایک، جان کیلون نے ریفارمین کی الہیات کو کسی نظام یا اصول کے تحت ترتیب دیا۔ سترھویں صدی کے کیلونسٹس نے دونوں انگلش اور امریکن شہری حقوق اور آزادی کی بنیادیں ڈالیں: بولنے، پریس اور مذہب کی آزادی، خود الزام تراشی کے خلاف استحقاق کی آزادی، جماعتِ منصف کی آزادی، اور حکم نامے کے حق کی آزادی، حق کو بغیر کسی وجہ کے قید میں نہیں ڈالا جا سکتا۔ انیسویں صدی میں جرمن تاریخ دان لیوپولڈ ون ہینکی "امریکہ کے حقیقی بانی" کے طور پر کیلون کا حوالہ دیا۔

جرمن ماہرِ عمرانیات میکس ویبر نے 1905 میں ایک کتاب لکھی جس کا عنوان پروٹسٹنٹ اخلاقیات اور سرمایہ داری کی روح تھی جس میں اُس نے ثابت کیا کہ سرمایہ داری تاریخی طور پر پروٹسٹنٹ ممالک میں ابھر کر سامنے آئی کیونکہ اُنہوں نے اُن کی خوبیوں کو ذہن نشین کر لیا تھا جو سرمایہ داری کی ترقی کی طرف رہنمائی کرتی تھیں: سخت محنت، وفاداری، کفایت شعاری، نفع، وقت کی پابندی۔ یہ خوبیاں، بُلائے جانے، رعیت کو ختم کرنے اور فری سیاسی اور معاشی ترتیب کو قائم کرنے کے ساتھ تھا۔ بائبل کی الہیات اور قدریں، جن کو سولہویں صدی میں پروٹسٹنٹ ریفارمز کی جانب سے دوبارہ معلوم کیا گیا، یہ بنیادی نظریات تھے جنہیں ہم مغربی تہذیب کے طور پر جانتے ہیں۔

ایہہ ساریاں شیواں

لوتھر کا یہ ارادہ نہیں تھا کہ وہ کوئی نئی تہذیب بنائے، اُس کا ارادہ یسوع مسیح میں خدا کی راستبازی کو مشتہر کرنا تھا۔ اُس کی زندگی کو زمینی شہر بنانے کی بجائے مزید اہم سرگرمی کے لیے مخصوص کیا گیا تھا۔ مغربی تہذیب بائبل کے لیے اپنے وفاداری کی پیداوار کے اعتبار سے غیر ارادی تھا۔ ریفارمیشن نے سب سے پہلے خدا کی بادشاہی کو رکھا، نہ کہ کسی انسان کی بادشاہی یا کسی چرچ کی بادشاہی کو۔ نتائج بالکل وہی تھے جیسے مسیح نے کہا تھا کہ ہونے چاہییں۔

"اِس لیے میں تُم سے کہتا ہوں کہ اپنی جان کی فکر نہ کرنا کہ ہم کیا کھائیں گے یا کیا پئیں گے؟ اور نہ اپنے بدن کی کہ کیا پہنیں گے؟ کیا جان خوراک سے اور بدن پوشاک سے بڑھ کر نہیں؟ ہوا کے پرندوں کو دیکھو کہ نہ بوتے ہیں نہ کاٹتے۔ نہ کوٹھیوں میں جمع کرتے ہیں تو بھی تمہارا آسمانی باپ اُنکو کھلاتا ہے۔

کیا تُم اُن سے زیادہ قدر نہیں رکھتے ؟ ۔ ۔ ۔ جنگلی سوسن کے درختوں کو غور دے دیکھو کہ وہ کس طرح بڑھتے ہیں ۔ وہ نہ محنت کرتے نہ کاتتے ہیں ۔ تو بھی مَیں تُم سے کہتا ہوں کہ سلیمان بھی باوجود اپنی ساری شان وشوکت کے اُن میں سے کسی کی مانند ملبس نہ تھا پس خدا میدان کی گھاس کو جو آج ہے اور کل تنور میں جھونکی جائے گی ایسی پوشاک پہنتا ہے تو اے کم اعتقادو تُم کو کیوں نہ پہنائے گا ؟ کیونکہ ان سب چیزوں کی تلاش میں غیر قومیں رہتی ہیں ۔ اور تمہارا آسمانی باپ جانتا ہے کہ تُم ان سب چیزوں کے محتاج ہو ۔

''بلکہ تُم اُس کی بادشاہی اور اُسکی راستبازی کی تلاش کرو تو یہ سب چیزیں بھی تُم کو مل جائیں گیں ۔'' (متی 6) ۔

ایمان کے وسیلہ واجب ٹھہرایا جانا ۔ خدا کی راستبازی جسے گناہگاروں کے ساتھ منسوب کیا گیا ہے صرف یہی ابدی نجات اور زمینی تہذیب کی بنیاد ہے ۔ ریفارمز نے سب سے پہلے خدا کی بادشاہی کی تلاش کی ، اور یہ سب چیزیں جنہیں ہم مغربی تہذیب کہتے ہیں اُن میں اور ہمارے لیے بڑھتی گئیں ۔

تہذیب تے پروٹسٹنٹ ریفارمیشن ٹرینٹی فاؤنڈیشن پبلیکیشن اے ۔ مسیحیت تے ریفارمیشن بارے معلومات لئی ، برائے مہربانی کے ایس پتے تے لکھو ۔

دی ٹرینٹی فاؤنڈیشن ، پوسٹ آفس بکس 68 ، یونیکو ٹینیسی 37692 ۔

کاپی رائٹس 1994 ، جان ڈبلیو ، روبنز ۔